روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 26 نومبر 2013ء 21 محرم 1435 ہجری 26 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 267

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض اور مقاصد کا بیان اور ان کی تکمیل میں نحن انصار اللہ بننے کی تاکید

آپ کی بعثت کی غرض اخلاقی قوتوں کی تربیت اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے

امام وقت کے مشن کی تکمیل اور اشاعت کے لئے صبر اور صلوٰۃ کی بہت ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 نومبر 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست پیش کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض اور مقاصد کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ارشادات پیش فرمائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں ایمان کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے مامور کیا ہے۔ میں بھیجا گیا ہوں تا کہ لوگ قوت یقین میں ترقی پیدا کریں کہ خدا موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے۔ نیکیوں کا اجر اور برائیوں کی سزا دیتا ہے اور یہ کہ دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ پر ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کے زہر سے بچ جاوے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاقی قوتوں کی تربیت کروں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایمان کامل کرنے اور کمزوریاں دور کرنے کے لئے مجاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ یعنی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی تلاش ہو۔ حضرت مسیح موعود نے خود بھی ہمارے سامنے اس کے نمونے قائم کئے اور ان نمونوں پر چلنے کی تلقین کی جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عبادتوں اور حسن خلق کے قائم کئے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت فرمائی کہ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو، اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا مادیت میں ڈوب کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکی ہے۔ 80 فیصد سے زائد آبادی کو مذہب سے دلچسپی نہیں، دولت اور دیگر مادی اسباب نے لوگوں کو خدا سے دور کر دیا ہے۔ پس ایسی صورتحال میں دجل اور مادیت کا مقابلہ کرنا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے کہ ہم دنیا کی اکثریت کو خدا تعالیٰ کے وجود کی پہچان کروا سکیں اور آنحضرت ﷺ کی عظمت کو قائم کر سکیں۔ مگر ہم حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ میں یہ سب کچھ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ انشاء اللہ ہوگا۔ اس لئے ہم دنیا کے انکار سے مایوس نہیں ہوں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہمیں ہر قدم پر تسلی دلاتی ہیں کہ اگر تم اللہ میں ہو کر اس کے راستے کی تلاش کرو گے تو نئے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ حضور انور نے صبر کی تعریف میں فرمایا کہ مستقل مزاجی اور کوشش سے برائیوں سے بچنا صبر ہے۔ ہر احمدی برائیوں سے بچنے کے لئے جہاد کرے، اپنے نفس پر قابو رکھے۔ پھر صبر یہ ہے کہ نیکی پر ثابت قدم رہے، اعمال صالحہ بجا لائے اور اپنے معاملات بغیر جزع فزع کے خدا تعالیٰ کے سامنے رکھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پھر صبر کے ساتھ ایک مومن کو صلوٰۃ کی بھی ضرورت ہے۔ مومنوں کو نماز کا حق ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنی چاہئے۔ صبر کے اعلیٰ نتائج اس وقت ظاہر ہوں گے جب نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ پھر صلوٰۃ کے یہ معانی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو، استغفار کرو اور دعاؤں کی طرف توجہ کرو، خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو اور ان کے بھی حق ادا کرو، آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔ پس یہ وسعت صبر اور صلوٰۃ کی پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی حاصل ہوگی اور تمام کام آسان ہوتے چلے جائیں گے۔ مومن کا کام ہے کہ اپنی کوششوں، عبادتوں، دعاؤں اور اپنے اخلاق کو انتہاء تک پہنچائے اور پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ برائیوں سے بچنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سچی توبہ اس وقت ہوتی ہے جب تمام خیالات جو دل میں فساد پیدا کرنے کا ذریعہ اور غلط کاموں کی طرف اکساتے ہیں، انہیں دل سے نکال دو، برائی پر ندامت اور شرم کا اظہار ہو اور یہ مصمم ارادہ کرو کہ یہ برائی میں نے دوبارہ نہیں کرنی فرمایا کہ پس اگر ہم نے اپنی یہ حالت کر لی اور صبر اور صلوٰۃ کے معیار حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی تائیدی نشان اللہ کے فضل سے ظاہر ہوں گے۔ فرمایا کہ اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی رونقیں مستقل طور پر قائم کرنا ہوں گی۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود کے مقاصد کو دیانتداری کے ساتھ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو ان اللہ مع الصابرین کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے اور دنیا آنحضرت ﷺ کے مقام کو پہچان کر آپؐ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنے حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم بشیر الدین اسامہ صاحب آف امریکہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حرف وفا نہ چھوڑوں

اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے
حرفِ وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اُس دلبر ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے

(درثمین)

اخلاص کا نور

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ سنگاپور کے دوران انڈونیشیا میں Padjadaran یونیورسٹی کے پروفیسر Mr. Kunto Sofianto جو Ph.D ہیں۔ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:۔

''حضور کے چہرہ پر اخلاص کا نور ہے۔ میری خواہش ہے کہ انڈونیشیا کے وہ لوگ جو احمدیوں کے مخالف ہیں وہ حضور سے خود ملیں اور حضور کی باتیں سنیں تا کہ ان کے دل کھلیں۔ آج صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی ہیں جو دین حق کو امن پسند مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل 21 راکتوبر 2013ء)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن
☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ
☆ مکرم محمد محمود شیخ صاحب
ماہر امراض معدہ وجگر

تینوں ڈاکٹر صاحبان مریضوں کے معائنہ کے لئے مورخہ **یکم دسمبر 2013ء** کو فضل عمر ہسپتال میں تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

ہم جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں

بیعت کی حقیقت اور غرض وغایت کا تذکرہ اور بعض نومبائعین کی پاک تبدیلی پیدا کرنے اور شرائط بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیاروں سے تعلقات محبت میں بڑھنے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے، اخلاص وفدائیت، مالی قربانی، غیرت دینی اور بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے پاکیزہ نمونوں کا ایمان افروز بیان

خوش قسمت ہیں وہ جو بیعت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں اور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک بیعت کا حق ادا کرنے والا بن جائے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 / اکتوبر 2013ء بمطابق 11 / اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام میلبورن، آسٹریلیا

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں، کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالَمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ بھروسہ اُس کو دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اُس کو خدا تعالیٰ اور عالَمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے، یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانے میں بھی یہی حالت ہے۔ سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہو گا، بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔'' (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291 تا 294 حاشیہ)

پس ہم جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ مَیں ایمانوں کو قوی کرنے آیا ہوں۔ اُن میں مضبوطی پیدا کرنے آیا ہوں۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے ایمان مضبوطی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ فرمایا کہ ایمان مضبوط ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے وجود کے ثابت ہونے سے، اللہ تعالیٰ پر کامل یقین سے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل دنیا میں دنیا کے جاہ و مراتب پر بھروسہ خدا تعالیٰ پر بھروسے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف پڑنے کی بجائے دنیا کی طرف زیادہ نگاہ پڑتی ہے۔ وہ یقین جو خدا تعالیٰ پر ہونا چاہئے وہ ثانوی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اور دنیا والے اور دنیا کی چیزیں زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہیں۔ اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو یہی صورتحال ہمیں نظر آتی ہے، لیکن اپنے اردگرد نظر دوڑانا صرف یہ دیکھنے کے لئے نہیں ہونا چاہئے کہ آج دنیا خدا تعالیٰ کی نسبت دنیاوی چیزوں پر زیادہ یقین اور بھروسہ کرتی ہے۔ بلکہ یہ نظر دوڑانا اس لئے ہو کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم دنیاوی وسائل پر زیادہ یقین رکھتے ہیں یا خدا تعالیٰ پر۔ اگر ہم بیعت کر کے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کو اُس طرح نہیں پہچان سکے جو اس کے پہچاننے کا حق ہے تو ہماری بیعت بے فائدہ ہے۔ ہمارا اپنے آپ کو احمدی کہلانا کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ اگر آج ہم اپنے دنیاوی مالکوں کو خوش کرنے کی فکر میں ہیں اور یہ فکر جو ہے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے سے زیادہ ہے تو ہم حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے۔ ہم آپ سے کئے گئے عہدِ بیعت کو نہیں نبھا رہے۔ اگر ہم دنیا کے رسم و رواج کو دین کی تعلیم پر ترجیح دے رہے ہیں تو ہمارا احمدی کہلانا صرف نام کا احمدی کہلانا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ زبانوں سے تو دعوے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہے اور ہم خدا تعالیٰ کو ہی سب سے بالا ہستی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہماری ہر محبت پر غالب ہے، لیکن عملاً دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ ہمیں اب ہمارے چاروں طرف نظر آتا ہے کہ کیا (۔) اور کیا غیر (۔) ہر ایک دنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ دنیا کی لغویات اور بے حیائیوں نے خدا تعالیٰ کی یاد کو بہت پیچھے کر دیا۔ (۔) کو پانچ وقت نمازوں کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی محبت کی وجہ سے اس عبادت کا حکم ہے، لیکن عملاً صورتحال اس کے بالکل الٹ ہے۔ ایک احمدی جب اس لحاظ سے دوسروں پر نظر ڈالتا ہے تو اُسے سب سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی نمازوں کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی عبادتوں کو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود کے اس دعوے کی نفی کر رہے ہیں کہ آپ کے آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی کرنا ہے۔ آپ کے آنے کا مقصد سچائی کے زمانے کو پھر لانا ہے۔ آپ کے آنے کا مقصد آسمان کو زمین کے قریب کرنا ہے یعنی خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا ہے۔ یقیناً ہمارے ایمان اور اعمال کی کمی سے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی نفی نہیں ہوتی۔ ہاں ہم اُس فیض سے حصہ لینے والے نہیں ہیں جو آپ کی بعثت سے جاری ہوا ہے۔ ہمارے ایمان لانے کے دعوے بھی صرف زبانی دعوے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ ہر ایک دوسرے پر نظر رکھے کہ وہ کیا کر رہا ہے، اُس کا ایمان کیسا ہے، اُس کا عمل کیسا ہے اور اُس میں کیا کمزوری ہے، ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کس حد تک اپنے عہدِ بیعت کو پورا کر رہا

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے
OK16-11-2013 درج............

ہے۔ کس حد تک آپ کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک اعمالِ صالحہ بجالانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنی اخلاقی حالت کو درست کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنے اس عہد کو پورا کر رہا ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے دس شرائطِ بیعت رکھی ہیں کہ اگر تم حقیقی طور پر میری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو یا شامل ہونے والے کہلانا چاہتے ہو تو مجھ سے پختہ تعلق رکھنا ہوگا۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب ان شرائطِ بیعت پر پورا اترو گے۔ ان کی جگالی کرتے رہو تا کہ تمہارے ایمان بھی قوی ہوں اور تمہاری اخلاقی حالتیں بھی ترقی کرنے والی ہوں، ترقی کی طرف قدم بڑھانے والی ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں مختلف مواقع پر بڑی شدت اور درد سے نصیحت فرمائی ہے کہ تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو، میری بیعت میں آنے کا اعلان کرتے ہو اگر احمدی کہلانے کے بعد تمہارے اندر نمایاں تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں تو تم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اُس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ بعض نصائح جو بیعت کرنے والوں کو آپ نے مختلف اوقات میں فرمائیں، اُن کا مَیں اس خطبہ میں ذکر کروں گا۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے''۔ یعنی اگر صرف رسمی بیعت ہے تو انسان اس بیعت سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ دار نہیں بن سکتا، نہ انعامات کا وارث بنتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والے کے حق میں مقرر فرمائے ہیں۔ فرمایا کہ ''اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے۔'' یعنی جس کی بیعت کی ہے اُس کے ساتھ ہو جائے، خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق پیدا کرلے۔ پھر فرمایا: ''تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا'' یعنی جس نے بیعت کی ہے اگر وہ یہ تعلقات نہیں بڑھاتا اور اس کے لئے کوشش نہیں کرتا، اللہ سے بھی تعلق اور جس کی بیعت کی ہے اُس سے بھی تعلق ''تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے''۔ پھر یہ شکوہ نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن انعامات سے نہیں نواز رہا جن کا وعدہ ہے۔ فرمایا کہ ''محبت واخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان (مُرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں''۔ یعنی جس کی بیعت کی ہے اُس کے طریق پر چلو اور اعتقادی لحاظ سے بھی اُس معیار کو حاصل کرو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ''جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیے۔ اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 4-3۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

سچائی اور عبادت کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرو اور صبح سے شام تک اپنے جائزے لو کہ کیا تم نے حاصل کیا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں ......۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا'' یعنی بیعت اور ایمان کی حقیقت نہیں پتہ اور عمل اس کے مطابق نہیں ''تو اُسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اُس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اُس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی اور (دینِ حق) کا مدعی سچا مدعی نہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 416۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر یہ سب باتیں غلط ہیں کہ میں ایمان لایا، میری محبت ہے، میں کامل اطاعت کرنے والا ہوں، میں نے بیعت کی ہوئی ہے، مَیں اعتقادی طور پر یقین رکھتا ہوں، میں سچا (مومن) ہوں۔ فرمایا یہ سب دعوے ہیں۔ پس بیعت کے بعد ایمان میں بھی ترقی ہونی چاہئے، محبت میں بھی ترقی ہونی چاہئے، اللہ تعالیٰ سے محبت سب محبتوں سے زیادہ ہو، یہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اُس کے سب سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو، مسیح موعود سے محبت ہو، خلافت سے محبت ہو اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت ہو۔

پھر فرمایا کہ اطاعت کے معیار حاصل کرو۔ اطاعت یہ نہیں کہ خلیفۂ وقت کے یا نظامِ جماعت کے فیصلے جو اپنی مرضی کے ہوئے دلی خوشی سے قبول کر لئے اور جو اپنی مرضی کے نہ ہوئے اُس میں کئی قسم کی تاویلیں پیش کرنی شروع کر دیں، اُس میں اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ فرمایا کہ یہ بیعت کا دعویٰ اگر ہے تو پھر اطاعت بھی کامل ہونی چاہئے۔ پس یہ بیعت کا دعویٰ، اعتقاد کا دعویٰ، مریدی کا دعویٰ اور اس حقیقی (دین) پر عمل کرنے کا دعویٰ یا (مومن) ہونے کا دعویٰ تبھی حقیقی دعویٰ ہے جب یہ اعلان ہو کہ آج بیعت کرنے کے بعد میرا کچھ نہیں رہا بلکہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے اور اُس کے دین کے لئے ہے۔ اور یہی بیعت کا مقصد ہے کہ اپنے آپ کو بیچ دینا۔

پھر ایک دوست کو نصیحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

''یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو یہ استخفاف ہے''۔ یعنی توبہ اور بیعت کا مذاق اڑانا ہے، اس کو کم نظر سے دیکھنا ہے، اُس کا احترام نہ کرنا ہے۔ ''بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے''۔ بیعت کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے، بیعت ایک مطالبہ کرتی ہے۔ ''درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 257۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کو آج بھی ایسے مخلص اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے جو بیعت کرنے کے بعد پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کرتے ہیں اور غیر بھی اُن کی اس پاک تبدیلی کے معترف ہیں۔ ہمارے ایک (مربی) ہیں برکینا فاسو کے، وہ لکھتے ہیں کہ وہاں دینیہ ایک جگہ ہے، ایک مرتبہ وہاں وہ دورے پر گئے اور یہ جماعت جو ہے یہ مالی کے بارڈر پر ہے اور یہاں جماعت کی کافی مخالفت ہے۔ کیونکہ وہاں بھی وہابیوں کا زور ہے۔ وہاں کے ایک مسجد کے امام وِدرا گو یعقوبو صاحب ہیں یہ مسجد کے امام صاحب ہیں لیکن کم از کم ان میں اتنی سچائی ہے، پاکستانی (۔) کی طرح نہیں کہ حقیقت کو ہی نہ مانیں۔ کہتے ہیں انہوں مجھے بتایا کہ باوجود مخالفت کے ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اس گاؤں میں تین بہترین (مومن) ہیں اور وہ تینوں ہمارے لئے نمونہ ہیں اور اُن تینوں کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔

اس طرح مخالفین کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں آنے کے بعد لوگوں میں ایک حقیقی اور پاک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ پس جو بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر بیعت کرتے ہیں وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن جاتے ہیں اور یہ نمونہ ہی ہے جو پھر آگے (دعوت الی اللہ) کے میدان کھولتا ہے۔ اگر (دعوت الیٰ اللہ کے) میدان بڑھانا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو، جو کہیں بھی رہتا ہے، اس ملک کے ہر کونے میں اپنے نمونے ایسے قائم کرنے ہوں گے کہ لوگوں کی آپ کی طرف توجہ پیدا ہو اور تا کہ اُس کے نتیجہ میں پھر (دعوت الیٰ اللہ) کے میدان کھلیں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اُن اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی آپ نے ہم سے توقع فرمائی ہے۔

آپ ایک حقیقی احمدی کا معیار بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''لازم ہے کہ انسان ایسی حالت بنائے رکھے کہ فرشتے بھی اس سے مصافحہ کریں۔ ہماری بیعت سے تو یہ رنگ آنا چاہئے''۔ اگر بیعت کی ہے تو یہ رنگ پیدا ہونا چاہئے ہر احمدی میں ''کہ

خدا تعالیٰ کی ہیبت اور جلال دل پر طاری رہے جس سے گناہ دور ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 397۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو‘‘۔ فرمایا ’’اگر بیعت دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے، غفور و رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 194۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ توبہ کے معیار اور پاک تبدیلی ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے، وہ نہ رہو‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 195۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’بیعت کی حقیقت سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعثِ عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604-605۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں: ’’بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے رُوبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پروا نہ کی تو اُس کی بیعت بے فائدہ ہے‘‘۔ ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کر لی لیکن غرض نہیں سمجھی تو بے فائدہ بیعت ہے ’’اور اس کی اس بیعت کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں ہے۔ مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدقِ دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے‘‘۔ ایک دوسرا شخص ہے جس نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت تو نہیں کی، ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا ہے لیکن بیعت کی غرض و غایت تو سمجھا ہے، ’’اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے، وہ اُس رُوبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 457۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ حقیقت ہے بیعت کی اور آپ کے آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی، کہ بیعت کی حقیقت کو جاننے اور بیعت کو جاننے کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے بیعت کی حقیقت اُس وقت معلوم ہوگی جب آپ کی بیان فرمودہ دس شرائطِ بیعت پر غور ہوگا اور اُن پر عمل ہوگا۔ مَیں نے ابھی ایک مثال دی کہ کس طرح افریقہ کے دور دراز علاقے میں بیٹھے ہوئے لوگ بیعت کر کے اپنے ماحول میں نمونہ بن رہے ہیں اور مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حقیقی (مومن) دیکھنا ہے تو ان احمدیوں میں دیکھو۔

پس یہ نمونے ہیں جو ہم نے قائم کرنے ہیں۔ نئے بیعت کرنے والوں کی بعض اَور مثالیں بھی میں دیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی شرائطِ بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ سے تعلق محبت اور اخوت تمام دنیوی تعلقوں سے بڑھ کر ہوگا۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 مطبوعہ ربوہ)

جب موقع ملے تو آج بھی دور دراز بیٹھے ہوئے لوگ اس کا اظہار کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

رشین ممالک میں بیعت کرنے والے احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک گزشتہ سال قادیان کے جلسہ میں بھی شامل ہوئے اور واپس آنے کے بعد، اپنے ملک پہنچنے کے بعد جو اپنے تاثرات انہوں نے بھجوائے اُن میں سے ایک صاحب نے لکھا کہ: اس مبارک جگہ کے بارے میں کتب میں پڑھا اور ٹی وی پر دیکھا تھا لیکن جب ہمارے قدم اس زمین پر پڑے تو وہی ماحول جو مسیح موعود کے وقت تھا ہم پر بھی طاری ہو گیا۔ یہاں پر سانس لینا بہت آسان تھا اور آدمی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ حتّی کہ اس کے خیالات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے وہاں دیکھا اور محسوس کیا اس کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔

پھر ایک دوست نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے قادیان جانے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق (مسیح موعود) کو سلام پہنچانے کی توفیق ملی۔ مَیں نے پہلی مرتبہ احمدیہ (بیت) سے (ندا) کی آواز سنی، کیونکہ وہاں روس میں بھی پابندیاں ہیں، (بیت) میں (ندا) نہیں دے سکتے۔ میں نے اپنا سامان جلدی سے رکھا اور وضو کرتے ہوئے یہ سوچتے سوچتے (بیت) پہنچا کہ یہ مسیح موعود کی (بیت) ہے اور دو رکعت نماز ادا کر کے ایک احمدی بھائی سے پوچھا کہ کیا یہ امام مہدی کی ہی (بیت) ہے؟ تو اُس نے کہا نہیں، یہ (بیت) دارالانوار ہے۔ اس پر مَیں کچھ غمگین سا ہو کر اپنے بھائیوں کی طرف گیا اور اُن کو بتایا۔ بہرحال ہم نے فجر کی نماز اُسی (بیت) میں ادا کی اور پھر ہم امام مہدی کے مزار پر گئے اور دعا کی۔ اُس وقت میں اللہ کے حضور شکر کے ایسے جذبات سے بھرا ہوا تھا کہ جن کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد ہم قادیان میں ہر طرف گھومے۔ امام مہدی کی (بیت) الفکر، بیت الدعا، وہ گھر جہاں امام مہدی پیدا ہوئے اور رہے، جہاں انہوں نے روزے رکھے اور (بیت) نور بھی گئے۔ ان جگہوں پر دعا کی توفیق ملی اور ایسی حالت طاری ہوئی جو ناقابلِ بیان ہے۔ ایسے لگا جیسے دماغ چکرا گیا ہو۔ ہم تمام اہم جگہوں پر گئے اور میں اس وجہ سے اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔

پس یہ لوگ ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کو یہ موقع نہیں ملا کہ قادیان جا سکیں۔ لیکن یہ لوگ بھی اخلاص و وفا سے پُر ہیں جن لوگوں کے خطوط آتے ہیں اور حیرت ہوتی ہے ان کی وفا اور اخلاص کو دیکھ کر۔ اپنی دنیاوی ضروریات سے زیادہ اپنی روحانیت کی فکر ان میں ہے۔

مَیں گزشتہ دنوں میں جب سنگاپور گیا ہوں، وہاں انڈونیشیا سے بھی بہت سارے لوگ آئے ہوئے تھے اور بڑا لمبا سفر کر کے آئے تھے۔ بعض غریب لوگ ایسے بھی آئے تھے کہ جن کے پاس کرائے کے پیسے نہیں تھے تو اگر اُن کی تھوڑی سی کوئی جائیداد زمین یا جگہ تھی، تو وہ بیچ کر انہوں نے کرایہ پورا کیا اور سنگاپور پہنچے ہوئے تھے۔ اور جب بھی انہوں نے کوئی دعا کے لئے کہا، تو یہ نہیں تھا کہ دنیاوی ضروریات پوری ہوں، بلکہ یہ تھا کہ ہمارے بچے دین پر قائم رہیں اور جس انعام کو ہم نے پالیا ہے یہ ہم سے ضائع نہ ہو۔ یہ عورتوں کے بھی جذبات تھے اور مَردوں کے بھی۔ پھر خلافت سے محبت بے انتہا تھی۔ وہی محبت و اخوت کا اظہار تھا جو محض للہ تھا۔

پھر ایک اور مثال پیش کرتا ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ہے اور عقدِ اخوت کا اظہار بھی ہے۔

فرانس سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع عبدالعزیز صاحب پچھلے تین چار ماہ سے ملازمت کی تلاش میں تھے۔ اسی دوران جب ان کو بتایا گیا کہ ماہِ جون کے آخر میں جلسہ سالانہ جرمنی منعقد ہوگا جس میں بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے بھی شامل ہونا ہے تو کہنے لگے کہ وہ ہر قیمت پر اس جلسہ میں شامل ہوں گے اور اُن کی بڑی خواہش ہے کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو۔ بہرحال کہتے ہیں 2/جون کو جب ان سے جرمنی جانے کے لئے دوبارہ رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آج ہی ایک ملازمت ملی ہے۔ اگر وہ شروع ہی میں چار غیر حاضریاں کریں گے تو اس بات کا غالب امکان ہے کہ ان کو نوکری سے فوری جواب مل جائے گا۔ اب یہ نومبائع ہیں اور حالات جو دنیا کے آجکل ہیں، خاص طور پر یورپ میں، وہ ایسے ہیں کہ نوکری مشکل سے ملتی ہے۔ لاکھوں لوگ بے روزگار ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ وہ ہر حال میں جلسہ سالانہ پر جائیں گے۔ اگر نوکری جاتی

ہے تو جائے، مَیں تو خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے ضرور جاؤں گا۔ الحمدللہ انہوں نے جلسہ میں شرکت کی اور پھر جو دستی بیعت تھی اُس میں بھی شامل ہوئے۔

پھر مالی سے ہمارے (مربی) لکھتے ہیں کہ ہماری ریجن کے ایک نومبائع آدم کلو بالی صاحب ایک کمپنی میں ملازم ہیں۔ ایک دن انہیں خدام الاحمدیہ کی میٹنگ کے لئے بلایا گیا۔ عین اُسی وقت اُن کی کمپنی کی بھی بہت اہم میٹنگ تھی اور اس میٹنگ کی نوعیت اس قسم کی تھی کہ اگر وہ اس میں شامل نہ ہوتے تو نوکری سے بھی نکالا جا سکتا تھا مگر وہ اس کی پرواہ کئے بغیر جماعتی میٹنگ میں شامل ہوئے اور جماعتی میٹنگ کے اختتام پر جب وہ کمپنی کی میٹنگ کیلئے گئے تو اُس وقت بہت دیر ہو چکی تھی اور یہی گمان تھا کہ کمپنی کا مالک بہت سخت ناراض ہوگا۔ مگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اس خادمِ احمدیت پر بجائے ناراض ہونے کے اُن کا مالک اُن کے کام سے بہت خوش ہوا اور انعام کے طور پر اُن کو ایک موٹر سائیکل بھی دی۔ اس نومبائع کا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ یہ انعام انہیں احمدیت کی برکت کی وجہ سے ملا ہے۔ پس ان کا اخلاص ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا انہوں نے عہد نبھایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی پھر ان کو نوازا۔

یہاں بھی مجھے جلسہ پر بعض لوگ ملے ہیں ایک دو کو تو میں جانتا ہوں جو فجی کے تھے۔ نئی نئی نوکریاں تھی لیکن چھوڑ کے آ گئے اور جلسہ میں شامل ہوئے لیکن بہت سے ایسے بھی یہاں ہیں جنہوں نے اپنے کاموں کی وجہ سے یا کسی وجہ سے، حالانکہ نوکری کا مسئلہ نہیں تھا، جلسہ میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ جبکہ اُن کو چاہئے تھا کہ جلسہ میں ضرور شامل ہوتے۔

پھر ایک دور دراز ملک کے رہنے والے کے اخلاص کی ایک اور مثال دیکھیں کہ دین کا علم حاصل کرنے کی اُن میں کیا تڑپ تھی؟ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیسا فضل فرمایا۔ آئیوری کوسٹ سے عمر سنگارے صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ احمدی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے قبولیتِ دعا اور امام مہدی کی صداقت کے بہت سے نشانات دکھائے اور ہر روز دکھا رہا ہے جس سے میرے ایمان میں ترقی ہو رہی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ناں کہ میری بعثت کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کے ایام قریب تھے اور میری مالی حالت ایسی تھی کہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے زادِ راہ پاس نہیں تھا۔ کرایہ وغیرہ نہیں تھا۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! تیرے مہدی سچے ہیں اور مجھے اُن کے قائم کردہ جلسہ میں جانا ہے۔ اُن کی صداقت کے نشان کے طور پر اپنی جناب سے میرے لئے زادِ راہ مہیا فرما۔ یہ دعا کی انہوں نے۔ اب ان لوگوں کو دیکھیں جنہیں جلسہ کی اہمیت کا اندازہ ہے۔ اور ہر ایک اپنا بھی جائزہ لے۔ کہتے ہیں اگلے روز ایک غیر از جماعت دوست نے مجھ سے جلسہ پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مَیں نے جلسہ پر جانے والے قافلہ کی انتظامیہ کو اپنا اور اُس دوست کا نام لکھوا دیا۔ جلسہ پر جانے میں دو روز رہ گئے تھے لیکن ابھی جلسہ پر جانے کا کوئی انتظام نہ ہوا تھا۔ کرایہ پاس نہ تھا۔ کہتے ہیں مَیں نے دعا جاری رکھی۔ اسی دوران مجھے قریبی ایک گاؤں میں جانا پڑ گیا۔ وہاں ایک شخص مجھے ملا اور کہنے لگا کہ میں تو کل سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں اور اُس نے میرے ہاتھ میں بیس ہزار فرانک تھما دیئے اور یہ کہا کہ یہ آپ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُس دوسرے شخص کے دل میں ڈالا کہ تم اُس کو پیسے دو۔ کہتے ہیں مَیں نے رقم لے کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس رقم سے میں نے سولہ ہزار فرانک دو افراد کا کرایہ ادا کر دیا اور چار ہزار سفر کے لئے رکھ لیا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً اُن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے جیسا کہ انہوں نے خود بھی لکھا ہے۔ بیعت کے بعد وہ تبدیلی پیدا ہوئی جس نے دنیا کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے پر اُن کو مائل کیا۔ کسی انسان کے پاس نہیں گئے بلکہ دعا میں لگے رہے کہ اللہ تعالیٰ انتظام کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول بھی کی اور اُن کی خواہش کو پورا فرمایا۔

پس ایسے ایسے ایمان سے پُر لوگوں کے دل میں کس طرح شبہات پیدا کئے جا سکتے ہیں کہ نعوذ باللہ احمدیت جھوٹی ہے یا خدا تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ یقیناً یہ لوگ ایمان میں مزید پختہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور یہی باتیں جب اپنی نسلوں کو بتائیں گے تو اُن کے ایمان میں ترقی ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے احمدیوں کو فرمایا کہ پاک تبدیلیاں پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں پر عمل کرو تو تبھی تمہارے ایمان کا صحیح پتہ لگے گا۔

اب یورپ میں رہنے والی ایک لڑکی کا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُس کو اپنے ایمان کو سلامت رکھنے کی کوشش میں کامیابی عطا فرمائی اور انعامات سے نوازا۔

سوئٹزرلینڈ کے (مربی) انچارج لکھتے ہیں کہ جماعت کی ایک نوجوان بچی تھی جو پروفیشنل تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ اُس کے لئے اُسے دو دن کالج جانا پڑتا تھا جبکہ ہفتے میں تین دن ایک فرم میں کام سیکھنا ہوتا تھا۔ وہ بچی اس فرم میں اکیلی (مومن) تھی۔ فرم نے اُسے نماز پڑھنے کی سہولت مہیا کی ہوئی تھی۔ جب اُس نے اس فرم میں کورس شروع کیا تو اچانک فرم کو غیر معمولی منافع ہونے لگا اور فرم کو نئے گاہک ملنے لگے۔ نہایت مختصر عرصے میں فرم کی دو نئی بلڈنگز اور کئی نئے ورکرز ہائر (Hire) کرنا پڑے۔ جس کالج میں بچی جاتی تھی، وہاں سپورٹس کا ایک پیریڈ ہوتا تھا اور سوئمنگ سپورٹس کا ایک حصہ تھی۔ بچی کو سپورٹس کے پیریڈ میں سوئمنگ میں حصہ لینے کے لئے زور دیا گیا۔ بچی نے انکار کر دیا کہ لڑکوں کے ساتھ سوئمنگ مَیں نہیں کر سکتی۔ ہاں علیحدہ ہو تو اور بات ہے۔ کالج کی انتظامیہ کی طرف سے پھر دباؤ پڑا۔ لیکن اس نے مطالبہ نہیں مانا، ردّ کر دیا۔ سکول نے اُس فرم میں شکایت کی۔ فرم کی طرف سے بھی بچی کو دباؤ پڑا کہ یہ کالج کی تعلیم کا حصہ ہے اور اگر تم نہیں کرو گی تو نوکری سے نکال دیں گے۔ لیکن بچی جو تھی اپنے ایمان پر قائم رہی اور اُس نے کہا ٹھیک ہے جو مرضی کرو، لڑکوں کے ساتھ میں سوئمنگ نہیں کر سکتی۔ بہرحال ان کا رویہ سخت ہوتا گیا اور بچی نے خود ہی تنگ آ کر فرم کو نوٹس بھیج دیا اور اپنا کورس جاری نہیں رکھ سکی۔ فرم کو چھوڑ کر اس نے پرائیویٹ کالج میں داخلہ لے لیا اور جب اس نے فرم چھوڑی تو اللہ تعالیٰ نے بھی عجیب قدرت کا نمونہ دکھایا کہ فرم کو جو فائدہ ہونا شروع ہوا تھا وہ نقصان ہونے لگا اور کام آہستہ آہستہ بالکل ختم ہوتا چلا گیا۔ لوگوں کو فارغ کرنا پڑا۔ آخر جب اس نقصان کی وجوہات معلوم کرنے کیلئے میٹنگ بلائی گئی تو فرم کے ایم ڈی نے برملا اس بات کا اقرار کیا کہ ان کو کسی معصوم کی بددعا لگی ہے۔ اس فرم میں سے کسی نے اس بچی کو اس بارے میں ای میل کے ذریعہ بتایا اور لکھا کہ جب تم نے ہماری فرم کو چھوڑا تو چند دن تک تو تم ہماری فرم میں لوگوں کی گفتگو کا موضوع رہی اور پھر اس کے بعد کبھی تمہارا ذکر نہیں ہوا۔ اب جب سے ایم ڈی نے یہ کہا ہے کہ ہماری فرم کو کسی معصوم کی بددعا لگی ہے تو تم پھر گفتگو کا موضوع بن گئی ہو اور سب کا یہی خیال ہے کہ وہ معصوم تم ہی ہو جس کے ساتھ فرم نے زیادتی کی تھی۔ وہ عورت جو اس کی مینیجر تھی، جس نے بچی کو بہت زیادہ تنگ کیا تھا، اُس کو فرم نے اُس عہدے سے برطرف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہ بچی پرائیویٹ کالج میں پڑھی اور اچھے نمبروں سے پاس ہوئی اور اپنا کورس مکمل کر لیا، اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھا۔ سب کچھ جو دنیاوی خواہش تھی اُس کی، وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔ پس ہماری بچیوں کے لئے بھی اس میں ایک سبق ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھیں تو اللہ تعالیٰ فضل فرماتا رہتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ یہاں کی ہر چیز کو اپنایا جائے کہ جو کسی نے کہہ دیا اُس پر عمل کرنا ہے۔ نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہئے جو ان کی اچھائیاں ہیں، وہ لیں۔ جو ان کی برائیاں ہیں، اُن سے بچنے کی کوشش کریں۔ سوئمنگ کرنا بچوں کے لئے، لڑکیوں کے لئے منع نہیں ہے، ضرور کریں لیکن لڑکیاں لڑکیوں میں سوئمنگ کریں اور یہ اچھی بات ہے تیراکی تو ہر ایک کو آنی چاہئے۔ یہ جو آجکل سوئمنگ کی تربیت دینے کا زور پڑ گیا ہے۔ ہماری دادی مجھے بتایا کرتی تھیں کہ اُس زمانے میں جب سوئمنگ پول تو نہیں ہوتے تھے، نہروں پر جا کر سوئمنگ کی جاتی تھی اور وہ بڑی اچھی تیراک تھیں۔ سو سال سے زیادہ پرانی بات ہے، اُس وقت بھی تیراکی کیا کرتی تھیں اور بڑی اچھی اَپ سٹریم (up stream) تیرا کرتی تھیں۔ تو ہماری عورتیں بھی تیرتی ہیں اور تیرنا آنا چاہئے، سوئمنگ کرنی چاہئے لیکن ایسا انتظام یہاں انتظامیہ سے رابطہ کر کے کروائیں کہ لڑکیوں کے وقت میں صرف لڑکیاں ہوں اور یہ ہو جاتا ہے۔ یورپ میں مَیں نے کئی جگہ اس طرح دیکھا ہے جب کوشش کی تو ہو گیا۔

ایک مخلص دوست سعید کاکو صاحب کو غانا میں خراجِ تحسین پیش کیا گیا جو اس وقت ہائی کورٹ کے ہمارے ایک جج ہیں، ان کو اپیل کورٹ کا جج بنایا گیا ہے۔ غانا بار ایسوسی ایشن نے ان کے اعزاز میں ایک سائٹیشن (citation) پیش کی۔ اس میں لکھا کہ اگرچہ آپ انسان ہیں جس سے غلطی ہونا لازمی ہے مگر آپ نے کسی قسم کی کرپشن نہیں کی۔ فیصلہ کرنے کے بعد آپ شکریہ کا تحفہ لینا بھی پسند

نہیں کرتے۔ آپ کی شخصیت میں کرپشن کا مادّہ ہرگز نہیں پایا جاتا۔ غانا بار ایسوسی ایشن نے آپ کو ایماندار، محنتی اور اِنکرپٹ ایبل (incorruptible) جج یعنی ایسا جج جو کرپٹ نہیں کیا جا سکتا، قرار دیا ہے۔ یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اور اس کی حقیقت کو سمجھنے والوں میں آتا ہے۔ اب پاکستان میں جج دیکھیں، ایک فیصلہ کرتے ہیں، اُس کے بعد مولویوں سے ڈر کے اُسے بدل دیتے ہیں۔ کئی فیصلے جماعت کے حق میں ایسے ہوئے، ہائی کورٹ نے، سپریم کورٹ نے مظلوموں کے حق میں فیصلہ کیا اور پھر بدل دیا۔ پس یہ اعزاز بھی آج جماعت احمدیہ کو حاصل ہے اور ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ اعزاز حاصل رہے کہ کوئی اُن پر انگلی نہ اُٹھا سکے۔

حضرت مسیح موعود کی شرائطِ بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤ۔ غیروں کی طرف سے اس کا اظہار کس طرح ہوتا ہے، اس کا مَیں ایک نمونہ پیش کرتا ہوں۔

صدرِ مملکت سیرالیون نے جماعت احمدیہ سیرالیون کے باونویں (52) جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ میں جماعت احمدیہ ہی نہیں بلکہ اپنی قوم کے ایک اہم پروگرام میں حاضر ہوں۔ میں یہاں جماعت احمدیہ کی ملک و قوم کی ترقی کے لئے خدمات کی قدردانی کرنے اور خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے آیا ہوں اور بحیثیت صدرِ مملکت یہ بھی بتانے آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی گورنمنٹ اور سیرالیون کی عوام کے دل میں کتنی عزت اور احترام ہے۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو Love for all اور Hatred for none ہے جس کا جماعت احمدیہ کئی سالوں سے صرف زبان سے ہی دعویٰ نہیں کر رہی بلکہ اس کی عملی تصویر بھی دکھا رہی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا میرے لوگوں سے پیار ہی تو ہے کہ عوام کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے ملک کے ہر کونے میں سکول کھول رکھے ہیں اور بلا امتیاز ملت و مذہب ہمارے لوگ جماعت کے سکولوں سے مستفیذ ہو رہے ہیں اور Hatred for none کا یہ عملی نمونہ ہے کہ جماعت نے لوگوں کی صحت کی حفاظت کے لئے ہسپتال کھول رہے ہیں اور ہر قسم کے لوگ بلا امتیاز ہسپتالوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ جماعت کے وسیع حوصلے کا ثبوت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو آپ کے شانہ بشانہ چلنا چاہئے اور ان مقاصد میں آپ کی معاونت کرنی چاہئے۔ مَیں بحیثیت صدرِ مملکت یہاں آیا ہوں کہ آپ کی ان خدمات پر مبارکباد پیش کر سکوں اور بتا سکوں کہ آپ کی دیرینہ خدمات پر مَیں اور میرے ملک کے لوگ خوش ہیں اور ہم جماعت احمدیہ کے ممنون ہیں۔

اب عربوں میں سے تیل کے پیسے والے تو یہاں آئے نہیں لیکن جماعت کا جب یہ اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے اس کو دیکھ کر اب بعض حکومتوں کے نمائندے وہاں جانے شروع ہوئے ہیں کہ ہم تمہارے لئے سکول بھی کھولیں گے اور ہسپتال بھی کھولیں گے اور کالج بھی کھولیں گے اور پھر مدد بھی دیں گے۔ بہرحال اللہ کرے کہ ان لوگوں کی انصاف کی آنکھ جو ہے وہ کھلی رہے اور کبھی بے انصافی نہ کریں۔

پھر قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرنے کے اظہار پر غیروں کی طرف سے تبصرہ اس طرح ہے۔ سیرالیون پیپلز پارٹی کے سابق نیشنل چیئرمین الحاج نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے باونویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں جلسہ سالانہ یوکے میں بھی کافی دفعہ شرکت کر چکا ہوں۔ اور وہاں لوگوں کی اعلیٰ کوالٹیز (qualities) اور (دینی) تعلیمات پر کاربند ہونے سے بھی آگاہ ہوں۔ ان باتوں سے جو میں نے اندازہ لگایا ہے وہ یہ ہے کہ (دینِ حق) کا مستقبل جماعت احمدیہ ہی کے ذریعہ روشن ہوگا اور اس بات کا ثبوت ہم دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہو سکتے تو اپنی کم علمی کی وجہ سے جماعت کی ترقی اور تعلیمات کے بارے میں اپنے غلط خیالات کا اظہار تو نہ کریں۔ اس جلسہ کا تھیم (Theme) اور جلسہ گاہ میں لگائے ہوئے پوسٹرز کو دیکھیں تو ان عبارات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرتا ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے ہی افراد ہیں۔ مَیں اس بات کا برملا اظہار کروں گا کہ جو بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوگا وہ اس بات کا اظہار کرنے سے نہیں رہ سکتا کہ (دینِ حق) کا روشن مستقبل صرف جماعت احمدیہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔

پس یہ ہے حسن جماعت احمدیہ کا اور یہ ہونا چاہئے کہ غیر بھی اقرار کریں کہ حقیقی (دین) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے کی کوشش احمدی کرتے ہیں۔

سپین سے عائشہ بوترس صاحبہ کہتی ہیں، مجھے انہوں نے خط لکھا ہے کہ مَیں اپنے احمدی خاوند کے ساتھ اپنے سسرال کے ساتھ رہتی ہوں جو سب غیر احمدی ہیں۔ وہ آپس میں بیٹھے ہوئے مجلس میں جب چغلی کرتے ہیں تو مجھے بڑا دُکھ ہوتا ہے اور میں اُن میں بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔ اسی طرح جب سے میں نے بیعت کی ہے، مردوں سے ہاتھ ملانا چھوڑ دیا ہے اور غیر مردوں کی مجلس میں بیٹھنا بھی ترک کر دیا ہے۔ یہ بات اُنہیں بری لگتی ہے اور مجھ سے ناروا سلوک کرتے ہیں اور حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں مردوں سے مصافحہ کی مناہی ہو۔ ہم دونوں میاں بیوی ان حالات میں صبر سے گزارہ کر رہے ہیں۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنا الگ مکان عطا فرمائے جہاں آزادی سے امام الزمان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

پس یہ تبدیلی ہے جو اُن لوگوں میں پیدا ہو رہی ہے۔ اب کسی احمدی کو، کسی لڑکی کو کسی بات میں کومپلیکس (complex) میں نہیں آنا چاہئے کہ مَردوں میں بعض دفعہ ہمیں سلام کرنا پڑ جاتا ہے۔ کوئی ضرورت نہیں سلام کرنے کی۔ جب مَردوں سے ہاتھ ملانا منع ہے تو اُس کی پابندی ہونی چاہئے۔ اسی طرح مَردوں کو بھی کوشش یہی کرنی چاہئے کہ عورتوں سے ہاتھ نہ ملائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے تو پھر ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی، جو بظاہر چھوٹا لگے، عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر گوداوری جگہ کے ایک (مربی) صاحب لکھتے ہیں، یہ غالباً انڈیا کے ہیں۔ جماعت احمدیہ چٹیالہ میں غیر احمدی (۔) اور چند شر پسندوں نے مشن ہاؤس پر حملہ کیا اور (بیت) پر قبضہ کر لیا جس کو جماعت احمدیہ نے آباد کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس (بیت) میں امامت ہم کریں گے، لیکن آپ لوگ (بیت) میں آ کر نماز پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے احباب کے دل میں سلسلہ کے لئے ایسی غیرت رکھی ہے کہ کسی بھی فرد نے اُن کا مقتدی ہونا پسند نہیں کیا۔ اور ہر ایک نے اُن کے پیچھے نماز ادا کرنے سے انکار کر دیا اور احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ پس یہ ایک مثال ہے دینی غیرت کی کہ ایسے لوگ جو زمانے کے امام کو نہیں مانتے، اُس امام کو نہیں مانتے جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہے تو پھر ایسے شخص کے پیچھے ہم کس طرح نماز پڑھ لیں۔ ایسے شخص کو کس طرح امام بنا لیں جو زمانے کے امام کا انکاری ہو۔ ہم نے بندوں کو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اور اس بارے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو بیعت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں اور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک بیعت کا حق ادا کرنے والا بن جائے۔ حضرت مسیح موعود کے درد کو جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے آپ کے دل میں تھا، اُسے سمجھنے والا ہمیں بنا دے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی کے دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ سے میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں‘‘۔ پھر فرماتے ہیں: ’’ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے، مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ایسے لوگ ہیں جو محبت اور اخلاص میں بہت بڑھے ہوئے ہیں، لیکن بعض کمزوریاں دکھا جاتے ہیں۔ اُن کمزوریوں کو بھی دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا: ’’ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امورِ دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دُوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں، وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو، اُس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابلِ اطمینان نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں خاص طور پر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 نومبر 2013ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

جنازہ حاضر

مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ:

مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب روہیمپٹن 29/اکتوبر 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف افریقہ کی بڑی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، دعا گو، ملنسار اور خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات بڑی فکرمندی سے ادا کرتی تھیں۔ چند ماہ قبل اپنے تمام زیورات جماعتی تحریکات میں پیش کردیئے تھے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

جنازہ غائب

1۔ مکرمہ امین نصرت صاحبہ:

مکرمہ امین نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام رسول باجوہ صاحب ملتان مورخہ 25/اگست 2013ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم چوہدری فضل قادر صاحب اٹھوال کی بیٹی تھیں۔ جنہیں پنجاب رجمنٹ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو اپنے گاؤں میں 15 سال بطور صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت مہمان نواز تھیں اور جماعتی مہمانوں کی خدمت کر کے ہمیشہ خوشی محسوس کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عباس باجوہ صاحب کارکن حفاظت خاص لندن کی والدہ تھیں۔

2۔ مکرم صوفی محمد اکرم صاحب:

مکرم صوفی محمد اکرم صاحب کراچی مورخہ 19/اگست 2013ء کو ایک حادثہ میں زخمی ہونے کی وجہ سے 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ بہت عبادت گزار، خدمت خلق کرنے والے نیک بزرگ انسان تھے۔ خلفاء سے گہری محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ نے نائب امیر اور ناظم انصار اللہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ کراچی منتقل ہونے پر وہاں بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

3۔ مکرمہ بشریٰ سلام صاحبہ:

مکرمہ بشریٰ سلام صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک سری نگر کشمیر مورخہ 5 ستمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کو لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ سری نگر میں سیکرٹری مال اور بعد ازاں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ کو 2002ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

4۔ مکرمہ نادرہ طاہر صاحبہ:

مکرمہ نادرہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد محمود صاحب ربوہ مورخہ 28/اگست 2013ء کو بعارضہ قلب وفات پاگئیں۔ آپ بہت ہمدرد، غریب پرور، عبادت گزار، مالی قربانی میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی MTA دیکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

5۔ مکرمہ Mafereme Diakite صاحبہ:

مکرمہ Mafereme Diakite صاحبہ آئیوری کوسٹ مورخہ 31/اگست 2013ء کو طویل علالت کے بعد 53 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ کو 1986ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی اور خاندانی دباؤ کی پرواہ کئے بغیر مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ پیشہ کے اعتبار سے ٹیچر تھیں۔ آپ نے نیشنل صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور جماعتی کاموں کے لئے مال اور وقت کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتی تھیں۔ آپ کے ذریعہ متعدد افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ Grand Bassam شہر کی بیت الذکر کی تعمیر کے لئے خطیر رقم بھی پیش کی۔ دکھی انسانیت کی مدد کرنا آپ کا خاص شیوہ تھا۔ آپ نے حج بیت اللہ کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6۔ مکرم محمود الحسن شیرازی صاحب:

مکرم محمود الحسن شیرازی صاحب سابق امیر جماعت چٹاگانگ بنگلہ دیش مورخہ 31 جولائی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو 8 سال تک امیر جماعت چٹاگانگ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم ایڈیشنل چیف انجینئر کے طور پر ریٹائر ہوئے تھے۔ دوران ملازمت اپنے حسن اخلاق اور دیانت داری کی وجہ سے بہت نام کمایا۔ آپ بہت نیک، صاف گو اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے عشق و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

7۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ:

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب ربوہ مورخہ 15/اکتوبر 2013ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی اور حضرت حکیم محمد عبدالعزیز صاحب کی بھانجی اور بہو تھیں۔ مرحومہ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھیں۔ مگر اس کے باوجود **قرآن کریم پڑھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ اپنے آبائی گاؤں بھینی ضلع شیخوپورہ میں سینکڑوں خواتین کو قرآن کریم پڑھایا۔** تمام عمر نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے بسر کی اور اپنے بچوں کی بھی اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 7 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

8۔ مکرم ممتاز احمد صاحب:

مکرم ممتاز احمد صاحب قادیان مورخہ 28/اگست 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش مرحوم کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ 27 سال تک نظارت علیا قادیان میں بطور ڈرائیور اور 10 سال جامعۃ المبشرین میں کارکن کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ 2010ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کی توفیق پائی۔ مرحوم بہت کم گو، منکسر المزاج، نماز باجماعت کے پابند، خلافت سے دلی وابستگی رکھنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

9۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ:

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل محمد شفیع صاحب مرحوم پاکستان مورخہ 28/اگست 2013ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ اعلیٰ اخلاق و کردار کی مالک، مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والی، عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

10۔ مکرم ڈاکٹر پیر فضل الرحمٰن صاحب:

مکرم ڈاکٹر پیر فضل الرحمٰن صاحب سانگھڑ مورخہ 20 ستمبر 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بھتیجے اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کے داماد تھے۔ آپ نے امیر ضلع سانگھڑ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں فرقان فورس میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ نہایت معاملہ فہم، نرم مزاج، درویش طبع، صابر وشاکر، مخلص اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹوں مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمان پاشا صاحب اور مکرم پیر حبیب الرحمان صاحب کو شہادت کا اعزاز حاصل ہے۔

11۔ مکرمہ روشن احمد صاحبہ:

مکرمہ روشن احمد صاحبہ نیویارک امریکہ مورخہ 17/اکتوبر 2013ء کو وفات پاگئیں۔ آپ کا تعلق بنگلہ دیش سے تھا۔ آپ نے 1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ایک مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کی سادگی اور پیار و محبت کی وجہ سے ہر ایک آپ سے متاثر ہوتا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مرزا غلام ربی صاحب آف نیویارک کی نانی تھیں۔

12۔ مکرمہ امۃ الحبیب صاحبہ:

مکرمہ امۃ الحبیب صاحبہ اہلیہ مکرم ایاز محمود احمد خان صاحب مورخہ 17/اکتوبر 2013ء کو پاکستان میں وفات پاگئیں۔ آپ نہایت ملنسار اور اچھے اخلاق کی خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے دلی اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال

سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔

کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔ کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفاء ہوجاتی ہے۔

گیسٹرو۔ ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

خورشید ® 1958

فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

مکرم عطاء الغالب صاحب صدر جماعت

تیسرا جلسہ سالانہ 2013ء فن لینڈ

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ فن لینڈ کو امسال اپنے تیسرے جلسہ سالانہ مورخہ 22 اور 23 جون کے انعقاد کا موقعہ ملا۔ جلسہ سالانہ کی تقریب فن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسینکی Helsinki کے ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ اِمسال مکرم طاہر احمد صاحب کو بطور افسر جلسہ سالانہ خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ جلسہ میں شامل تمام تقاریر اردو زبان میں تھیں اور تقاریر کا رواں انگریزی ترجمہ FM ٹرانسمیٹر سے کیا جا رہا تھا۔ اِس سال مکرم سید کمال یوسف صاحب سابق مربی سلسلہ سیکنڈے نیویا، مکرم آغا یحیٰ خان صاحب مشنری انچارج سویڈن اور مکرم نعمان احمد صاحب ریجنل امیر یو کے جلسہ کے پروگرام میں شامل ہوئے۔

پہلا دن

22 جون صبح 10:40 پر تقریب پرچم کشائی منعقد ہوئی اور لوائے احمدیت اور فن لینڈ کا جھنڈا دونوں ایک ساتھ لہرائے گئے۔ اِس موقعہ پر محترم کمال یوسف صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز 11:00 بجے مکرم احمد فاروق قریشی صاحب کی زِیرِ صدارت ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم احمد فاروق قریشی صاحب نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اِس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم طیب اقبال صاحب نے ''دین حق نے دنیا کو کیا دیا'' کے موضوع پر کی۔ اِس کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب نے ''زندہ خدا'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اِس تقریر کے بعد جلسہ کے پہلے اجلاس کا اختتام ہوا۔ پھر کھانا ہوا نماز ظہر و عصر پڑھی گئیں۔ بعدازاں انتخابات برائے نیشنل مجلس عاملہ اور صدر مجلس انصاراللہ کی کارروائی مکرم آغا یحیٰ خان صاحب کی زیر نگرانی ہوئی۔

سہ پہر 3:50 بجے پر مکرم آغا یحیٰ خان صاحب کی زِیرِ صدارت دوسرا اجلاس ''رسول ﷺ کا اسوہ حسنہ'' کے موضوع پر شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم احمد قاسم صاحب نے ''صحابہ رضوان اللہ علیہم کا عشقِ رسول ؐ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس کے بعد خاکسار نے ''حضرت مسیح موعود کا عشقِ رسول ﷺ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ پہلے دن کی آخری تقریر مکرم آغا یحیٰ خان صاحب نے ''مقامِ محمدی ؐ'' کے عنوان پر کی۔ اِس کے بعد سوال وجواب کی ایک دلچسپ مجلس کا اہتمام کیا گیا۔ اِس میں مربیان نے جوابات دیئے۔ مجلس کے اختتام پر حاضرین نے شام کا کھانا تناول کیا اور یوں جلسے کا پہلے دن اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

دوسرا دن

23 جون صبح 10:15 بجے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز مکرم محمد نعمان صاحب، ریجنل امیر یو کے، کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اِس اجلاس کا موضوع ''حضرت مسیح موعود کی ذات با برکات تھا'' نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم اعزاز احمد صاحب نے ''حضرت مسیح موعود کی ہم سے توقعات'' کے موضوع پر کی۔ بعدازاں مکرم نعمان احمد صاحب نے مختلف واقعات کی مدد سے ''حضرت مسیح موعود کا توکل علی اللہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اِس کے بعد اِس اجلاس کا اختتام ہوا۔ کھانے کے وقفہ اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد 2:15 بجے سہ پہر جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس مکرم کمال یوسف صاحب کی صدارت ''خلافتِ احمدیہ'' کے موضوع سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم فرخ اِسلام صاحب نے ''میاں بیوی کا آپس میں حسنِ سلوک'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس کے بعد مکرم مدثر احمد صاحب نے ''نظام جماعت'' کے اہم موضوع پر عصرِ حاضر میں اس کی ضرورت کے موضوع پر تقریر کی۔ اِس اجلاس کی آخری تقریر مکرم آغا یحیٰ خان صاحب نے ''خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریوں'' کے موضوع پر کی۔ اِس کے ساتھ ہی اِس جلسہ کا آخری اجلاس بھی بخیریت خدا کے فضل دکھاتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا۔

اِمسال جلسہ سالانہ کی کل حاضری 113 رہی جس میں فنِ لینڈ، کے علاوہ 6 بیرونی مما لک کے احمدی ممبران بھی شامل ہوئے۔ اِس کے علاوہ زیر دعوت لوگ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور حضرت مسیح موعود کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ صاحب مرحوم کے کولہے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مٹاپا کیمپ

مورخہ 27 نومبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 10 بجے صبح فری مٹاپا کیمپ کا انعقاد ہوگا۔ ضرورت مند احباب و خواتین مٹاپا کیمپ سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور بغیر پرچی بنوائے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں اس کیمپ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔نومبر	
طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:44
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26 نومبر 2013ء

1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
6:25 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء
8:55 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو 25 مئی 2013ء کیلگری کینیڈا
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
11:30 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ

ربوہ آئی کلینک میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند جلد رابطہ کریں
- کوالیفائیڈ میل نرس/فی میل نرس جو کلینک اور تھیٹر کا کام جانتے ہوں۔
- کلینک اور تھیٹر میں صفائی کیلئے خاتون

برائے رابطہ: 0476211707,6214414 03017972878

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

FR-10

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں